بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۱۲ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ امان - آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گلے کے درد اور سر درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سر درد کیوجہ سے ضعف ہے احباب صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔
آج نیول گڈوِل پارٹی یہاں آئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر قادیان و علاقہ کے معززین سے ملاقات کی۔ اور پھر پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں احمدیہ پریس کے نمائندے شریک ہوئے۔ اور بحری افواج کے متعلق معلومات حاصل کیں اس کے بعد ہائی سکول کے ہال میں لفٹیننٹ کمانڈر چودھری محمد صدیق صاحب نے نیوی کے محکمہ کے متعلق لیکچر دیا۔ چھ بجے شام حضرت صاحبزادہ صاحب کی کوٹھی پر معزز مہمانوں کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔ جس کے بعد نیول پارٹی واپس چلی گئی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

حضرت اُمّ طاہر احمدؓ رفع اللہ درجاتہا

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

شادی خاں کا لقب

میرے کان دو الہامی لفظوں سے آشنا ہیں۔ یعنی "شادی خاں۔ عالم کباب"٭۔ یہ ہر دو الفاظ ربانی مصلح موعود حضرت محمود کی شان میں ہیں۔ شادی خاں کا لقب جو خدائے علیم و بصیر نے اپنی حکمت کے ماتحت عطا فرمایا۔ ہوسکتا ہے۔ کہ حضور والا نے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی تھیں۔ اس لئے پیار کے رنگ میں شادی خاں نام رکھ دیا ہو۔ لیکن اس کا بھی امکان ہے۔ کہ کوئی خاص شادی کرنی تھی جس کی وجہ سے یہ لقب دیا گیا ہے۔ اور میرا ذوق اسی طرف جاتا ہے۔ کیونکہ حضور والا کی پہلی شادی تو حضور کے والد بزرگوار جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنے منشاء مبارک سے فرمائی۔ جس طرح دوسرے صاحبزادگان کی فرمائی۔ اور ظاہر ہے کہ کسی فرد کی ایک شادی ہونے سے اس کا نام شادی خاں نہیں رکھا جاسکتا جیسا کہ دوسرے صاحبزادگان کا نام شادی خاں کا لقب الہامی طور پر نہیں ہے۔ پس یہ لقب میرے نزدیک دو وجہ سے ہوسکتا ہے یا تو تین کو چار کرنے والا کی پیشگوئی کے ماتحت چار تک بیویاں کرنے کی وجہ سے یعنی جب بھی تعداد تین تک گری اُسے چار کر دیا گیا۔ یا پھر کسی خاص شادی کرنے کی وجہ سے شادی خاں کا نام پیار کے طور پر دیا گیا۔

احباب جماعت پر اس وقت تک حضرت سیدہ اُم طاہر احمد رضی اللہ عنہا کے اوصاف ظاہر ہو چکے ہیں اور میرے نزدیک وہ میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ حضرت محمود ایدہ کی ان کے ساتھ شادی واقعی خاص شادی کا حکم رکھتی ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ اسی شادی کی وجہ سے حضور کا نام شادی خاں رکھا گیا ہو۔ میں ذیل میں کچھ واقعات اس شادی سے تعلق رکھنے والے تحریر کرتا ہوں۔

خاص خوشی کا دن

یہ شادی فروری ۱۹۲۱ء میں ہوئی۔ اور وہ احباب جو اس کے دیکھنے والے احباب ہیں خوب جانتے ہیں کہ وہ دن کیسا خوشی کا دن تھا۔ طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک تمام دن حمد و ثناء میں گذرا تھا۔ اُس روز جو دعا ہوتی تھی۔ اُس کی کیفیت وہ لوگ ہرگز نہیں بھول سکتے جن کو دعاؤں کی کیفیات دیکھنا نصیب ہوتی ہیں۔ یہ وہی شادی تو تھی جو طلوع آفتاب کے وقت وقوع میں آئی۔ اور اس کی خوشی کے آثار احمدی احباب کے قلوب پر گہرا اثر رکھنے والے تھے۔ اور میں اس کا زندہ گواہ ہوں۔ کہ وہ واقعہ خوش آثار تھا۔ اس نکاح کا اعلان مسجد مبارک کے پرانے حصہ میں نماز فجر کے بعد ہونا قرار پایا تھا۔
میری آنکھ نماز فجر سے بہت تھوڑا وقت پہلے کھلی اور مسجد میں جلد پہنچنے کا فکر تھا۔ کہ اس وقت میری زبان پر مندرجہ ذیل تین اشعار جاری ہوئے۔ حالانکہ میں نہ عالم اور نہ شاعر ؎

دل مرا کیوں آج پھر مسرور ہے
رنج و غم اس سے ہُوا سب دُور ہے
صبحدم وقت سحر وقت طلوع
نور سے آکر ملا اک نور[1] ہے
ہو رہا ہے حُسنِ یوسف کا ظہور
لاجرم یہ وقت وقتِ طور[2] ہے

نہایت مختصر برات

پھر میرے لئے یہ شادی کیسی خوش آثار تھی۔ کہ جب حضرت محمود دولہن کو لینے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اس وقت محمود نے صرف اپنے اس ایاز کو ساتھ لیا۔ اور یہ دو شخصوں پر مشتمل برات تانگہ پر سوار ہو کر دولہن کے گھر پہنچی اور دولہن کو رخصت کرا لائے۔ اس جوڑے کا قیام قریباً تیئیس سال رہا اور جو جو آثار اس کے ظاہر ہوئے۔ وہ احباب جماعت پر عیاں ہیں میں ان کو تفصیل سے نہیں لکھ سکتا۔ البتہ میں اپنے ساتھ تعلق رکھنے والی بعض باتیں بیان کرتا ہوں۔

بعض جماعتی کاموں میں حضرت امیر المومنین کی قائمقامی

سیدہ موصوفہ کو اپنے میاں سے گہری محبت تھی جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ علاوہ عام زوجیت کے حقوق بصورت احسن ادا کرنے کے اپنے عظیم الشان شوہر کے جماعتی کاموں میں حصہ لینے میں خاص انہماک تھا۔ اور کئی کاموں میں شادی اور غمی میں شریک ہو کر اپنے شوہر کی قائمقامی کا حق ادا فرماتی تھیں ان کے اس طرح کے بیسیوں کاموں کو دیکھ کر میں کئی بار کہہ دیا کرتا تھا۔ کہ مجھے تو اب دو حضرت صاحب نظر آتے ہیں۔ ایک حضرت صاحب تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہیں۔ دوسرے آپ ہیں۔ پھر جب کسی کام کے متعلق میاں اور بیوی کے درمیان اختلاف رائے ہوتا۔ اور میں اپنے آپ کو مشکل میں پھنسا پاتا۔ تو کئی بار کہہ دیتا۔ کہ اب میں دونوں میں سے کس حضرت صاحب کی مانوں۔

دوسروں کی راحت و آرام کا خیال

میں اس امر کا گواہ ہوں کہ اپنے خاندان کے علاوہ دوسرے احمدی احباب کے شادی اور غمی میں اس قدر انہماک سے حصہ لیتی تھیں۔ کہ اپنے بچوں کی راحت و آرام کا فکر بھی نہ رہتا تھا۔ اور کئی بار بچوں کو کہتے سنا۔ کہ امی بھی عجیب ہیں۔ کہ ابھی بیماری کی حالت میں چارپائی پر لیٹی ہائے ہائے کر رہی ہیں اور ابھی تھوڑی دیر میں موٹر پر سوار ہو کر فلاں جگہ پہنچ گئی ہیں۔

اولاد

حضرت سیدہ کے بطن سے چھ بچے پیدا ہوئے دو چھوٹی عمر میں فوت ہوگئے۔ چار خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ ان میں صرف ایک لڑکا ہے۔ سب خدا کے فضل سے بڑے بڑے اوصاف والے ہیں۔ لیکن لڑکا جس کا نام طاہر احمد ہے۔ میری آنکھ میں کس قدر

[1] دولہا اور دولہن [2] طور

ایڈیٹر:- غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا۔

محبوب رہا ہے۔ کہ ایک وقت پر اس کی محبت کا اندازہ لگاتے ہوئے اس کی والدہ سے کہہ دیا۔ کہ طاہر کی محبت میرے دل پر اس قدر غالب ہے کہ ڈرتا ہوں شرک تک نوبت نہ پہونچ جائے۔ لیکن میری یہ غلطی تھی۔ کیونکہ جو خود موحد ہو وہ شرک کا موجب کیسے ہوسکتا ہے؟

صاحبزادہ طاہر احمد

اس بچہ کا ایک عجیب و غریب واقعہ میں تا زیست نہ بھولونگا۔ سنہ ۱۹۲۹ء کی بات ہے[1] جبکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ڈلہوزی میں قیام پذیر تھے۔ اور جناب عبدالرحیم صاحب نیر بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ایک دن نیر صاحب نے اپنے خاص لب و لہجہ کے ساتھ کہا کہ میاں طاہر احمد آپ نے ایک بات نہائت اچھی کہی ہے۔ جس سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو کچھ انعام دوں۔ بتلائیں آپ کو کیا چیز پسند ہے۔ تو اس بچے نے جس کی عمر اس وقت ۱۰½ سال کی تھی۔ برجستہ کہا کہ "اللہ"۔ نیر صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا نیر صاحب اگر طاقت ہے تو اب میاں طاہر احمد کی پسندیدہ چیز دیجئے۔ مگر آپ کیا دینگے اس چیز کے لینے کے لئے تو آپ خود ان کے والد کے قدموں میں بیٹھے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ سے محبت

سیدہ مرحومہ مغفورہ اپنے میاں کی بہت راز داں تھیں۔ میاں بھی قریباً تمام باتیں بیوی سے کہہ دیا کرتے تھے۔ خصوصاً اپنے خدام کے متعلق اپنی رائے تو ضرور سیدہ کے سامنے بیان فرمایا کرتے تھے۔ اور اس ناچیز کے ساتھ جب کبھی حضور کی خفگی ہوتی تو اس کو دور کرنے میں سیدہ اکثر مدد فرمایا کرتیں۔ گویا میرے لئے مسیحا ہی رہتیں۔ یعنی اگر میں علاج و معالجہ کی صورت میں ان کے لئے ایک حد تک مجازی مسیحا بنتا تھا۔ تو وہ میرے لئے روحانی رنگ میں دس گنا مسیحا بنکر میری زندگی کا موجب بنتیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے کل ہی بیان فرمایا کہ حضرت صاحب نے جب سیدہ سارہ بیگم کی وفات پر ایک مضمون میں "میری سارہ" کا لفظ استعمال فرمایا۔ تو اس وقت سیدہ مرحومہ نے کہا۔ کہ اگر حضرت صاحب میری نسبت یہی لفظ استعمال فرمادیں۔ تو میں ابھی مرنے کو تیار ہوں۔ یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ حضرت صاحب سیدہ مرحومہ کو کس قدر محبت تھی۔

سلسلہ کے کاموں میں بہترین مددگار

سیدہ کی وفات سے چند دن پہلے کی بات ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے مجھ سے کہا۔ کہ ان کے دل کی حالت جو اس قدر کمزور بیان کی جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ ان کا دل تو نہائت مضبوط تھا۔ چنانچہ جب کبھی مجھے کسی گھبرا دینے والی مشکل کا سامنا آیا تو بیویوں میں سے صرف یہی ایک تھیں جو قوی دل کے ساتھ تمام رات میرے ساتھ کاغذات وغیرہ کی پڑتال کرنے میں مدد کرتیں۔ دوسری بیویوں پر یہ دلی قوت نہیں ہے۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ سیدہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سلسلہ کے متعلق کاموں میں اعلےٰ درجہ کی مددگار رہتیں۔ اور حضور بھی ان پر بہت اعتماد رکھتے تھے۔

نورانی جوڑے کے تعلق کی ایک مثال

الغرض اس نورانی جوڑے کے گہرے تعلق کی بے شمار باتیں بیان کی جاسکتی ہیں لیکن اپنی غمزدہ حالت میں لکھنے کی طاقت کہاں اور پھر قارئین کی ہمت اور طاقت کا اندازہ کرنا مشکل کہ وہ لمبی داستان کو پڑھ سکیں گے یا کہ نہیں البتہ اگر مجھ سے مطالبہ کیا گیا۔ تو میں شاید ایک اچھا بڑا بیان لکھ دوں۔ میں تحفہ کے طور پر ایک بات لکھ دیتا ہوں۔ جس کے پڑھنے سے کچھ اندازہ ان تعلقات کا ہوسکتا ہے۔ اور اس امر کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ ہم خدام اس جوڑے کے تعلقات کو کیا سمجھا کرتے تھے۔ چنانچہ گزشتہ سال کے قیام ڈلہوزی کی بات ہے کہ حضرت صاحب تو بیماری کی حالت میں گئے ہی تھے کہ سیدہ مرحومہ بھی ڈلہوزی پہنچتے ہی اپنی عود کرنے والی مرض کے دورہ میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو گئیں۔ عاجز کو جہاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبی خدمت ادا کرنا پڑتی تھی۔ وہاں سیدہ کی تیمارداری بھی حصہ میں آئی۔ قریباً ایک ڈیڑھ ماہ کے قیام کے بعد جب حضرت کی صحت میں ترقی ہو گئی۔ اور طبیعت مقتضی ہوئی۔ کہ طبی مشورہ کے ماتحت کچھ لمبی سیر کی جائے۔ تو حضور کو بڑی مشکل یہ پیش آئی۔ کہ اگر سیدہ کے بغیر محض دوسری اہلیہ کے ساتھ سیر کی جائے تو سیدہ کو اس کی برداشت نہ ہوگی۔ اور اگر ان کو ساتھ لیا جائے۔ تو علاوہ اس کے کہ ان کو مرض کی وجہ سے تکلیف ہو ڈانڈی وغیرہ کے اخراجات اس قدر بڑھ جاتے ہیں۔ کہ ایسی ضروری سیروں کو انجام نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ سیدہ کی خاطر ایک ڈانڈی کی وجہ سے دوسرے اہل بیت کے لئے بھی ڈانڈی کا مہیا کرنا ضروری ہو جاتا تھا۔ اس طرح پر معمولی سات آٹھ میل کی سیر پر ۴-۵ ڈانڈیوں کے اخراجات ایک مالی بوجھ بن جاتا تھا۔ ایسی مشکل کے پیش نظر حضور انور نے اس خاکسار کو بلا کر کہا۔ کہ آپ بھی اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے میری امداد نہیں کرتے۔ آپ کو چاہئے کہ بیماروں کو طبی ہدایت کے ماتحت سیر و سیاحت سے روکیں۔ تاکہ بیمار کی بیماری میں اضافہ نہ ہو۔ اور ہمارے اخراجات میں ناقابل برداشت زیادتی نہ ہو۔ گو حضور نے اپنے بیان میں سیدہ کا نام نہ لیا تھا۔ مگر میں نے روئے سخن سیدہ کی طرف سمجھ لیا۔ اور برجستہ طور پر مونہہ سے نکل گیا۔ کہ حضور بیماروں کو روک تو دوں۔ لیکن ان بیماروں کے بغیر حضور کی سیر بھی مکمل ہوگی۔ اس وقت تو حضور والا نے میری بات کو ایسے رنگ میں سنا۔ کہ گویا کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ لیکن میرے رخصت ہونے کے معاً بعد حضور عالی سیدہ کے کمرہ میں پہونچ گئے۔ اور ساری داستان ان سے بیان کردی۔ اور ان کو خبردار کر دیا۔ کہ میں کسی خاص تدبیر اور ارادہ سے سیر میں شامل ہونے سے روکنے کی کوشش کرونگا چنانچہ میں نے ابھی اپنی اقدام کی ابتداء ہی کی تھی۔ کہ مونہہ کی کھانی پڑی۔

سیدہ مرحومہ کی صحت

سیدہ مرحومہ کے اندرونی اعضاء شروع سے ہی کچھ کمزوری تھی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۸ء میں جب پہلا بچہ پیدا ہوا۔ تو زچگی کے ایام میں سخت بیمار ہو گئی تھیں۔ اور بارہا وقت کمی علاج کے اس عاجز کو ان کے دل کی قوت بڑھانے اور بخار کے دور کرنے کے لئے نمک پانی کا ٹیکہ کرنا پڑا تھا۔ پھر قریباً ہر بچہ کے وقت میں ان کے اسفل بطن میں تکلیف اور بخار کا حملہ ہوتا رہا۔ اور علاوہ بچوں کے وقت مختلف سالوں میں کئی بار اس مرض کے دورے ہوتے رہے۔ اور بڑے بڑے شدید دورے ہوتے رہے۔ لیکن سنہ ۱۹۴۲ء کا دورہ بہت شدید تھا جس کے ساتھ دل کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور اس وقت کے بعد ان کی صحت گر گئی۔ گویا پھر اسی حالت پر واپس نہ آئی۔ گزشتہ مئی میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی شدید بیماری کے ایام میں جہاں دوسرے اہل بیت نے خدمت میں حصہ لیا۔ وہاں سیدہ مرحومہ نے بھی خود بیمار ہونے کے باوجود بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مرض کا آخری حملہ

نومبر سنہ ۱۹۴۳ء میں جب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو درد گردہ اور قولنج کا شدید حملہ ہوا۔ تو انہی دنوں سیدہ مرحومہ بھی اپنی آخری مرض میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو گئیں اور طبی خادموں کو حضرت صاحب کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ لیکن یہ حملہ مرض کا اس قدر شدید تھا۔ کہ دل کی کمزوری کے علامات ساتھ لایا۔ اور شروع میں ہی بڑی مقدار میں نمک پانی اور گلوکوز کے ٹیکوں کے ذریعہ علاج کرنا پڑا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے علاج میں اہتمام

جب مقامی طبی علاج سے مرض کے دور ہونے میں مدد نہ ملی بلکہ بعض علامات مرض زیادہ ہو گئیں۔ تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رفاقت کے ادا کرنے کی عدیم المثال مثال قائم فرمائی۔ چنانچہ ایک ہی وقت میں ایک بہترین لیڈی ڈاکٹر امرتسر سے اور ایک بہترین ڈاکٹر لاہور سے قادیان بلا لئے۔ اور بڑی بڑی فیس ادا کر کے علاج کا مشورہ لیا۔ چنانچہ حسب مشورہ کرنل ہیئر سیدہ کو احسن انتظام کے ساتھ لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا گیا۔ اور شروع سے ہی پچیس پچیس روپے یومیہ پر دو نرسیں ان کی تیمارداری کے لئے لگائی گئیں۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۳ء

[1] ۵۵ کی بات تھی

سے ۱۱ر جنوری ۱۹۴۴ء تک قریباً ایک ماہ تک ڈاکٹر ہیز نے ان کی مرض کی حالت کا اندازہ لگایا۔ کہ بغیر اپریشن کے دور ہوسکتا ہے کہ نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں ڈاکٹر نے اس ناچیز کو کہہ بھی دیا۔ کہ میں اپریشن کرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اور امید ہے کہ ایک ہفتہ تک مریضہ کو گھر جانے کی اجازت دے دونگا۔ کیونکہ اس وقت مریضہ کے مرض میں کافی تخفیف نظر آرہی تھی۔ لیکن عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس دن کی صبح کے وقت ڈاکٹر نے اپنی مندرجہ بالا رائے کا اظہار کیا۔ اسی دن کی شام کے وقت سیدہ کے بخار میں نمایاں زیادتی ہوگئی۔ اور مقامی تکلیف میں بھی اضافہ ہوگیا اور چند دنوں بعد ہی ڈاکٹر نے اپریشن کرنے کا فیصلہ کردیا۔ اور ۱۴ر جنوری ۱۹۴۴ء کو اپریشن ہوا۔ جس کے کوائف اور بعد کے حالات سب الفضل میں درج ہوچکے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی انتھک توجہ اور کوشش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس ہمدردی اور عزم اور جس خیال اور جس قوت کے ساتھ سیدہ مرحومہ کے علاج میں کوشش فرمائی۔ میرے نزدیک اس کی مثال روئے زمین پر نہیں مل سکتی۔ علاوہ سب سے بڑے ہسپتال میں سب سے بڑے سرجن کے زیر علاج رکھنے کے تیمارداری کا خاص اہتمام فرمایا۔ جس کا خرچ قریباً ایک سو روپیہ روزانہ بنتا ہے۔ صدقہ اور خیرات کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔ خود لاہور میں ڈیرہ لگا لیا۔ باوجودیکہ رہائش میں آرام نہ تھا۔ اور اپنی صحت اچھی نہ رہتی تھی۔ مگر اپنے قیام کو جاری رکھا۔ اور ہسپتال کی اجازت کے اوقات میں بلاناغہ دونوں وقت ہسپتال تشریف لے جاتے رہے۔ اس سے بھی سیدہ مرحومہ کی قدروقیمت کا پتہ لگتا ہے۔ حضور سیدہ کے لئے دعائیں تو کرتے ہی تھے۔ لیکن بڑھتی ہوئی تکلیف کو دیکھتے ہوئے ایک روز اس عاجز کو فرمایا۔ کہ میں رہائش کی موجودہ صورت میں جیسی چاہتا ہوں دعا بھی نہیں کرسکتا۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی توجہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی توجہ بھی سیدہ کے ساتھ گہری ہمدردی کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ آپ نے جس توجہ سے صدقوں اور خیرات کا اہتمام کیا۔ اور جس محنت سے اصحاب قادیان کو جمع کرکے بار بار دعاؤں کا انتظام کیا۔ اور جس التزام کے ساتھ لاہور سے سیدہ کی حالت کی خبر دن کے حصوں میں اپنی جان پر مشقت ڈال کر اور اخراجات برداشت کرکے انتظام کیا۔ اس کی مثال میرے نزدیک روئے زمین پر نہ ملے گی۔ پھر آپ نے قسما قسم کے پھل سیدہ کے لئے بہم پہنچانے کا التزام فرمایا۔ آپ کے گہرے دلی جذبات کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ نے اس عاجز کو خط کے ذریعہ حکم بھیجا۔ کہ جن مبارک میووں کا ذکر قرآن میں آتا ہے۔ وہ سب خرید کر میری طرف سے ہمشیرہ ام طاہر احمد کو بطور تحفہ پیش کرو۔ جب میں نے تعمیل کی لیکن آں مکرم کو پیش کردہ مقدار کم ہوئی تو فرمایا۔ کہ مقدار کم ہے دوبارہ اور خرید کر پیش کرو۔ پھر باوجود عام طور پر سفروں سے احتراز کرنے کے سیدہ کی عیادت کے لئے لاہور کے چار سفر اختیار کئے۔ اور سیدہ کی وفات کے وقت بھی لاہور میں موجود تھے۔ اور جنازہ کے ساتھ قادیان آئے۔

دیگر احباب کی خدمات

پھر اہل قادیان کا یہ حال رہا۔ کہ باوجود روک دیئے جانے کے کئی افراد عیادت کے لئے لاہور پہنچ ہی جاتے۔ کئی ہیں جنہوں نے اپنے طور پر صدقات کئے اور بہت ہیں جنہوں نے اپنے طور پر سیدہ کی صحت کے لئے رو رو کر دعائیں کیں۔ پھر قادیان کی احمدی آبادی کا بیشتر حصہ اجتماعی دعاؤں میں شریک ہوکر دعا کرتا رہا۔ اور اس رنگ میں دعائیں ہوتی تھیں۔ کہ جیسے لوگ ذبح ہو رہے ہیں۔ یہ کیفیت دعاؤں میں ہر احمدی کے اخلاص اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بزرگی اور توجہ سے پیدا ہوتی رہی۔

جماعت احمدیہ لاہور کے بعض مخلصین کی خدمات

جماعت احمدیہ لاہور کے اخلاص کی کچھ حد نہیں۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر خدمتگزاری کے لئے حصہ لینے کے لئے مستعد نظر آتا تھا۔ کہیں راتوں کو پہرہ کا انتظام ہے کہیں دن کو اور کوئی سائیکل سے خدمت کے لئے آمادہ ہے۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کیا ہی خوش قسمت ہیں جن کے مکان پر حضرت نے اس قدر لمبا قیام فرمایا۔ انہوں نے اور ان کے محترم والد صاحب اور والدہ صاحبہ نے حضور کے قیام کے دنوں میں بہت ہی مشقت اٹھائی۔ ان کے نوکروں نے خدمت کے کام کو ان تھک طور پر انجام دیا۔ جزاھم اللہ خیرا۔

لاہور کے ایک نوجوان عزیزم احسان اللہ صاحب ابن ملک خدا بخش صاحب تو نہایت ہی خوش قسمت نوجوان ہیں۔ کہ وہ سائیکل لئے ہر وقت حاضر اور حکموں کے منتظر نظر آتے۔ یہاں تک کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آنکھوں میں سما گئے۔ اور کئی بار ان کی خدمت کی تعریف فرمائی۔ پھر ایک اور دوست قابل رشک ہیں یعنی حکیم سراج الدین صاحب وہ تو سایہ کی طرح حضرت صاحب کے ہسپتال پہنچنے کے وقت ہسپتال پہنچ جاتے تھے۔ اور ہر قسم کی خدمت کے لئے لبیک کہتے تھے۔ انہوں نے سیدہ مرحومہ کی ۲۴ گھنٹہ خدمت انجام دینے والی خادمہ کے دونوں وقت کھانا پہنچانے کا انتظام بھی رکھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی خدمات

جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے درد بھرے دل کے ساتھ اپنی متعلقہ فرائض کو ادا کیا۔ اور ٹیلیفون کی ڈیوٹی تو انہوں نے اس طرح انجام دی۔ جس طرح کوئی ٹیلیفون ایکسچینج کا کارکن انجام دیتا ہے۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ

حضرت ام وسیم احمد صاحبہ حرم سوم نے بھی اپنے صاحب شوکت شوہر اور ان کے خدام کی خدمت متعلق خورونوش انجام دہی کے لئے لاہور آ ڈیرہ لگایا۔ اور دن رات ایک کردیا۔ اس طرح پر اپنی سوت کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں اس قدر امداد فرمائی۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس فعل کو آسمان سے دیکھ کر خوش ہوا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

سیدہ کے سب سے بڑے بھائی جن کی زندگی دین اسلام کے لئے وقف ہے۔ اپنی مقید زندگی کی وجہ سے سیدہ کی بیماری کے ایام میں نہائت قابل رحم حالت میں اپنے ایام گذارتے رہے ہیں۔ ایک طرف تو آپ کو نظارت امور عامہ کا نہ ختم ہونے والا کام۔ دوسری طرف مقدمات کا سلسلہ پھر انہی ایام میں جلسہ سالانہ پر تقریر کی ذمہ واری آپ اگر اپنی پیاری ہمشیرہ کی خاطر ان کے ہمراہ لاہور رہنا چاہتے ہیں۔ تو اپنا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ کہ ہمراہ چلے جائیں۔ اگر ازراہ ترحم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہمراہ چلنے کا ارشاد فرمایا۔ تو بغیر کسی سفر و سامان کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔ اور پھر جس طرح [illegible] لاہور کے ایام کو گذارا۔

جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کی غرض سے قادیان آتے ہیں۔ تو آں مکرم کو نگرانی کے لئے لاہور چھوڑ آتے ہیں۔ یہ مسافرانہ حالت میں ہی جلسہ سالانہ کی تقریر تیار کرتے ہیں۔ اور پھر تقریر کے لئے ایک ڈیڑھ دن کا سفر قادیان کرتے ہیں۔ اور جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے بعد لاہور پہنچ جاتے ہیں۔ تو شاہ صاحب قادیان واپس بھیجدیئے جاتے ہیں۔ پھر جب کبھی سیدہ کی شدت مرض کی خبر پہنچتی ہے۔ تو پھر کسی نہ کسی طریق سے لاہور پہنچ جاتے ہیں۔ اور اگر کبھی لاہور پہنچتے ہیں تو فوراً قادیان واپس جا رہے ہیں

الغرض دیکھنے والا بتلا سکتا ہے۔ کہ ان دنوں آں مکرم کو کس طرح کے دن گذارنے پڑے۔

سید حبیب اللہ شاہ صاحب

سیدہ کے دوسرے بھائی سید حبیب اللہ شاہ صاحب میجر سپرنٹنڈنٹ جیل لاہور ہیں انہوں نے اور ان کی اہلیہ محترمہ ام منصور نے سیدہ کے ساتھ انتہائی محبت کا ثبوت بہم پہنچایا۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب

برادر عزیز ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے اپنے آرام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھکر خدمت کے کام کو کما حقہٗ ادا کیا۔ بلکہ اُن کے اس خدمت میں انہماک کو دیکھ کر ہسپتال کے عملہ کے لوگ پکار اٹھے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا کیا رشتہ سیدہ مرحومہ کے ساتھ ہے جو اس قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اور والدہ رشید

قابل رشک خاتون محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اور والدہ رشید نے تو وہ خدمت انجام دی۔ کہ آسمان سے ان کی خدمت کی گواہی ملی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سیدہ مرحومہ کی وفات کے قریب وقت میں مجھے اپنا رویا سُنایا کہ الٰہی خبروں کی عجیب بات ہے، وہ کس طرح آتی اور کس طرح پوری ہوتی ہے۔ فرمایا میں نے رویا میں دیکھا شیخ بشیر احمد صاحب کہتے ہیں۔ کہ دو خواتین نے مریضہ کی بہت خدمت کی ہے اور سیدہ نے وصیت کی ہے کہ انہیں اس اس قدر انعام دیا جائے۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ نے تو خدمت کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور قریباً اڑھائی ماہ دن رات کرکے خدمت کا حق ادا کیا۔ فجزاھا اللہ خیراً۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی علالت اور پیری کے باوجود چار بار سفر کی صعوبت اٹھائی۔ کجا یہ کہ اپنی پنشن لینے بٹالہ بھی نہیں جاتے تھے۔ کجا یہ کہ سفر اور سردی کے موسم کا سفر۔ اور اللہ تعالیٰ نے سفر کی ہمت میں برکت پیدا کی۔ اور بغیر کسی خاص تکلیف میں مبتلا ہونے کے انتھک خدمت انجام دیتے رہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اپنی بیٹی سے بھی زیادہ محبت اور شفقت کے ساتھ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ عاجز نے ایک رویا بھی ان کے متعلق دیکھی۔ جس میں دیکھا کہ حضرت میر صاحب ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ اور میں بھی آپ کے پاس ہوں۔ مجھ سے دوسری جانب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت ام المومنین حضرت میر صاحب کو حضور کے لفظ کے ساتھ مخاطب ہو رہی ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں کیا بات کہی یا یاد نہیں رہی۔

ایک خاص وجود

الغرض مندرجہ بالا واقعات بتلا رہے ہیں۔ کہ سیدہ مرحومہ ایک خاص وجود تھا۔ جس کے ساتھ ہر تعلق رکھنے والے نے محبت کے جذبات کا ثبوت دیا۔ لیکن الٰہی نوشتوں کو کون ٹال سکتا تھا۔ جو نہ ٹلے۔ اول تو موت ہی ہر ذی روح کے لئے یقینی ہے۔ پھر اس کا جب وقت آجائے۔ خواہ وہ بظاہر قبل از وقت ہی ہو ٹل نہیں سکتا۔

موت آئی اور اس شاندار وجود کو ساتھ لے گئی۔ جسم خاکی کو نہلایا گیا۔ اور کفن میں لپیٹ کر لاری میں رکھا گیا۔ اور اس ناچیز کی ڈیوٹی اب یہ لگی کہ نعش کے ساتھ لاری میں قادیان تک بیٹھوں۔ اور غم و الم کے منظر سب سے زیادہ میں سامنے رکھوں۔ گویا میرے مقدر میں یہ تھا کہ جس طرح پر آج سے ۲۳ سال پہلے حضرت محمود کی معیت میں دُلہن کو لانے کے وقت حظ اور خوشی حاصل کی تھی۔ اب ان کو کفن میں لپٹے ہوئے لاہور سے قادیان تک لاتے ہوئے غم کے آنسو بہاؤں۔ پھر ایک عجیب بات ہے۔ کہ خوشی کی گھڑیوں کے وقت تو حضرت محمود بھی میرے شامل تھے لیکن اب میں حضور کے بغیر تھا۔ مگر خدائے علیم اور بصیر تو میرے غم اور اندوہ سے واقف تھا۔ جس طرح حضرت سارہ بیگم کی وفات کے بعد ایک خاتون کو رویا کے ذریعہ تبلایا تھا۔ کہ اس ناچیز نے انکی خدمت والدہ کی طرح کی ہے۔ اسی طرح چند ہفتے پہلے میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ سیدہ مرحومہ میرے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر رہی ہیں۔

اس وقت میرا لڑکا ڈاکٹر محمد احمد بھی میرے پاس ہے۔ پس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جو حقیر ترین انسانوں کو بھی تسلی پانے کا موقعہ عطا فرماتا ہے۔

سیدہ مرحومہ ہم سے جدا ہو گئی ہیں۔ یہ ہمارے پیارے مولیٰ کی مرضی ہے۔ اُس کو اپنی لقا کے لئے اُنہیں جلد بلانا پسند تھا۔ سو ہم بھی اپنے پیارے مسیح کی طرح یہی کہتے ہیں۔ ؏

"بلانیوالا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اَے دِل تو جاں فدا کر"

اور دعا کرتے ہیں۔ کہ جس طرح مرحومہ نے آخری حصہ عمر میں میرے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا۔ اے اللہ تو اُن کے سر پر اپنی شفقت کا ہاتھ پھیر۔

میرے آقا حضرت محمود نے مجھ پر اس قدر احسان فرمایا ہے۔ کہ اگر میرے جسم کا ذرہ ذرہ بھی حضور کا شکریہ ادا کرے۔ تو ادا نہیں ہو سکتا۔ کس شفقت سے خدمت کا کام سپرد کیا۔ کس یقین کے ساتھ اس ناچیز کی خدمت کو ضروری سمجھا۔ میں اس کو ایک لمبی داستان سمجھتا ہوں۔ اور میرے آنسو اس کی تحریر کی اجازت نہیں دیتے۔ جس کا جی چاہے مجھ سے آکر سن لے۔ مجھ میں طاقت تحریر نہیں۔

درجہ شہادت

سیدہ مرحومہ اگرچہ بظاہر بے وقت فوت ہوئی ہیں۔ اور جماعت کو ان کی جدائی کا صدمہ بہت ہے اور اُن کے وجود سے جو فائدہ سلسلہ کو پہنچ رہا تھا وہ بند ہو رہا ہے مگر ایسے خادم سلسلہ کا کیا حق نہ تھا کہ سالہا سال بیماری کی سختیوں کے باوجود انتھک کام کرتے کرتے چُور ہو جانے کی صورت میں آرام کرتا۔ پس پیارے مولا نے جو رحیم کریم ہے شکم کے مرض اور اس کے اپریشن کی حالت میں شہادت کی موت دیکر اپنی لقاء کے لئے بُلا لیا۔ اور یہی تو مومن کی زندگی کا منتہا ہے۔

آخر پر رب العزت کے حضور عاجزانہ التجا ہے۔ کہ وہ سیدہ مرحومہ اور اُن کے والدین پر رحمت کی بارش برسائے اور حضرت امیر المومنین اور دیگر متعلقین اور ناچیز خدام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ؛ خاکسار حشمت اللہ

جلسہ لاہور کے متعلق ضروری اطلاع

جیسا کہ پہلے کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۱۲ مارچ بروز اتوار لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے جس میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شرکت فرما رہے ہیں۔ جلسہ گاہ کے لئے پٹیالہ ہاؤس متصل ہوسٹل میڈیکل کالج کی اراضی تیار کی گئی ہے۔ اور مہمانوں کے کھانے کا انتظام بر مکان چوہدری اسداللہ خانصاحب بیرسٹر واقعہ ٹرنر روڈ متصل ہائیکورٹ ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر روحانی برکات حاصل کریں۔ احباب کی

دو معزز غیر مبائع اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت میں

قادیان ۱۰ امان۔ آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں مکرم جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور مکرم جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے دست مبارک پر شرف بیعت خلافت حاصل کر کے شامل جماعت احمدیہ ہوئے۔ یہ خبر جماعت احمدیہ کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کا موجب ہے یہ ہر دو اصحاب فریق لاہور کے بہت بڑے اور ذمہ وار ارکان تھے۔ ہدایت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ کافی عرصہ تک تحقیق کرنے کے بعد انہوں نے بیعت کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن دونوں احباب اور ان کے خاندانوں کے لئے یہ کار خیر مبارک اور دائمی سعادت کا موجب بنائے۔

تعزیت کا تار

سری نگر ۹ مارچ۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے المناک انتقال پر کشمیر کے احمدیوں کی طرف سے تعزیت کا تار موصول ہوا ہے

جماعت احمدیہ نبی سر (سندھ) کا جلسہ

نبی سر روڈ ۱۰ مارچ۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ اور محمد آباد کا جلسہ ۱۵ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے۔ گرد و نواح کے احباب شریک ہوں ؛

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۹۰ ۷۲ منکہ محمد کرم الٰہی ولد شیخ اللہ بخش صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ پنشنر عمر تقریباً ستر سال تاریخ بیعت ۲۹-۶-۱۹۰۸ء ساکن پٹیالہ ڈھک بازار متصل سبزی منڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی بصورت پنشن للعہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چونکہ پنشن سہ ماہی ملتی ہے۔ اسلئے ہر سہ ماہی پر مبلغ ۱۲ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اسکے ماسوا اور کوئی آمدنی خاکسار کی نہیں ہے۔ البتہ تین مکان بہ تفصیل ذیل ہیں۔ ۱ مکان رہائشی زنانہ پختہ قیمتی تین ہزار روپیہ جس کا صحن و ڈیوڑھی و حصہ بالائی ڈیوڑھی معہ دو زینہ ہا پختہ و درمیانی دیوار ہا، درمیانی ہر حصہ مکانات ہر سہ برادران چچازاد حقیقی یعنی محمد افضل۔ میاں محمد اعظم۔ میاں محمد اکرم صاحبان کے ساتھ مشترکہ ہے۔

۲ ایک مکان مردانہ پختہ و خام جس کا خام حصہ اسوقت بوسیدہ اور قریب الانہدام اور بہ تمام از سر نو تعمیر کے قابل ہے۔ قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ۳ مکان طویلہ معہ چار کوٹھڑی ہا پختہ و خام و صحن و بالاخانہ قیمتی -/۳۰۰۰ روپیہ ہر سہ مکانات کی قیمت مبلغ سات ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ -/۷۰۰ روپے ہوتے ہیں۔ جن کے منجملہ دو صد روپیہ کی رقم قسط اول رقم حصہ آمد ماہوار کے ساتھ داخل خزانہ کرکے اقرار کرتا ہوں۔ کہ باقی -/۵۰۰ ہر سہ ماہی پنشن ملنے پر -/۱۵ روپے کے حساب سے ہمراہ قسط پنشن ادا کرتا رہونگا۔ اگر کوئی رقم میری وفات پر باقی رہ جاوے تو اسکے متعلق میں نے اپنے پسر شیخ بشیر احمد صاحب جو اس جائیداد کے بلا شرکت غیر وارث ہیں کے دستخط کرا دیئے ہیں کہ وہ اس رقم بقایا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس کے سوا میری اور کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ اگر اس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر اسکے بعد اس جائیداد میں میاں بشیر احمد صاحب اپنی آمدنی سے کمی بیشی کریں تو اس کا میری وصیت سے تعلق نہ ہوگا۔ ہر سہ برادران چچازاد کے دستخط بھی ثبت کرا دیئے ہیں۔ العبد۔ محمد کرم الٰہی۔

گواہ شد۔ محمد افضل۔ گواہ شد۔ محمد اعظم۔

گواہ شد۔ محمد اکرم۔ گواہ شد۔ سراج الحق فنانشل سیکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ۔

گواہ شد۔ رحمت اللہ موصی۔

گواہ شد۔ بشیر احمد پسر موصی۔

۲۲۴ ۷۲ منکہ مہر دین صحابی ولد عبداللہ صاحب قوم منگے پیشہ ترکھان عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن شکار ماچھیاں حال مہاجر محلہ دارالرحمت قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۱-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت ڈیڑھ سو روپیہ کی جائیداد ہے۔ اور میں بوجہ بیماری کمزور ہوں اور کوئی مستقل کام نہیں کر سکتا۔ اپنے لڑکوں کے ذمہ خرچ اخراجات ہیں۔ صرف ۵ روپیہ ماہوار کی گوشت کی آمدنی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بابت چندہ ماہوار دیا کرونگا۔ اور خراس قیمتی دو صد روپیہ کے نصف حصہ یعنی ایک سو روپیہ کا مالک ہوں۔ اور شکار ماچھیاں میں سفید زمین قیمتی پچاس روپیہ کا مالک ہوں۔ یعنی کل جائیداد قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ کی ہے۔ جس کا واحد مالک ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جو میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا مہر دین صحابی موصی مہاجر دارالرحمت قادیان۔

گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ محمد اکرام تاجر قادیان۔

۲۲۵ ۷۲ منکہ محمود احمد عرفانی ولد شیخ یعقوب علی صاحب قوم شیخ پیشہ اخبار نویس عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمدنی اس وقت صرف پچاس روپے ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد یا آمدنی نہیں ہے۔ میری ایک ذاتی لائبریری بھی ہے جو الحکم کی لائبریری سے الگ ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کی قیمت پانچسو روپیہ ہوگی۔ اس کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ بھی میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرونگا۔ جو کتابیں میں نے تصنیف کی ہیں۔ ان کی ساری آمدنی کا اندازہ لگا کر پچاس روپے ماہانہ میں نے مقرر کئے ہیں ورنہ اس کے سوا میرا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ البتہ میں نے ابھی ایک تجارت شروع کی ہے۔ جو ایم۔ اے عرفانی و ی۔ کے نقوو بمبئی کے نام سے ہے۔ ابھی کام شروع نہیں ہوا۔ کام شروع ہو جانے پر اس کام پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ:۔ جب میں نے ۱۹۱۹ء میں زندگی وقف کی تھی اس زمانہ میں بعد وصیت ۱/۳ کٹتا تھا۔ اسے بھی حساب میں اگر مجرا کردیا

وِی پی وصول فرمالیں

ہم فروری میں احباب کی خدمت میں بار بار گذارش کر چکے ہیں کہ ۵ مارچ کو وِی پی ارسال کر دیئے جائینگے۔ چنانچہ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں جن کا چندہ اس تاریخ تک موصول نہ ہوا، یا وِی پی روکنے کی اطلاع نہ ملی تھی، وِی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں اب ہر دوست کا اخلاقی فرض ہے کہ وِی پی وصول فرمالیں۔ (مینجر الفضل قادیان)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۰ر مارچ - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لفٹننٹ جنرل ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر نے ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے آنریبل سر فیروز خان نون کے ہمراہ جنگی کیبنٹ میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ر مارچ - آج سر محمد عثمان نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا - کہ حکومت جنگ کے بعد ساڑھے چار ارب روپیہ کی لاگت سے چار لاکھ میل لمبی سڑکیں تعمیر کرنے کا پختہ فیصلہ کر چکی ہے - اور وہ اقتصادی مشکلات کی کوئی پروا نہ کرے گی۔

نئی دہلی ۹ر مارچ - اعلان کیا گیا ہے کہ سر جرمی ریزمین کے عہدہ کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے - آپ کے عہدہ کی میعاد ۸ر اپریل کو ختم ہونے والی تھی ایک اور اعلان مظہر ہے کہ بہار کے قائم مقام گورنر مسٹر آر ایف مڈی کو سر میکسویل کے ریٹائر ہونے کے بعد ہوم ممبر بنا دیا جائیگا۔ سر میکسویل کی میعاد ۱۴ر اپریل کو ختم ہو گی - مسٹر مڈی اپنے نئے عہدہ کا چارج جولائی میں لیں گے۔

لنڈن - ۹ر مارچ - ویلز کے ایک لاکھ کانکنوں میں سے ۷۵ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے - روزانہ سات ہزار ٹن کوئلہ کا نقصان ہو رہا ہے۔

لنڈن ۹ر مارچ - معلوم ہوا ہے کہ مارشل سٹالین نے سرحدوں کے جھگڑے کا تصفیہ کرنے کے متعلق موجودہ پولش گورنمنٹ سے سمجھوتہ کی بات چیت کرنے سے انکار کر دیا ہے - یاد رہے کہ پولش گورنمنٹ کی تجاویز مسٹر چرچل نے سٹالین تک پہنچائی تھیں۔

کراچی ۹ر مارچ - ٹیکسٹائل کمشنر کی سفارش پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ سوت پر منافع کی شرح ۲۰ فیصدی کی بجائے ۱۵ فیصدی کر دی جائے - اب کوئی شخص مل کی قیمت پر ۱۵ فیصدی سے زائد منافع لینے کا مجاز نہیں۔

واشنگٹن ۹ر مارچ - محکمہ بحریہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ امریکہ کی آبدوزوں نے بحرالکاہل اور مشرق بعید میں ۱۶ جاپانی جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔

لاہور ۹ر مارچ - معلوم ہوا ہے - کہ آج ہولی کا ایک جلوس گمٹی بازار سے گذر رہا تھا - کہ چند ہندوؤں نے تین مسلمان نوجوانوں پر رنگ وغیرہ ڈال دیا - جس پر انہوں نے غصہ کا اظہار کیا - اتنی سی بات پر بہت سے ہندو ان تین مسلمانوں پر پل پڑے - اور ان کو مجروح کر دیا - کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان نوجوان کا سر پھٹ گیا - اور ہڈیاں ٹوٹ گئیں - جس کی حالت نازک ہے۔

لنڈن ۹ر مارچ - امریکی بھاری طیاروں نے جن کے ساتھ ایک ہزار لڑاکے طیارے بھی تھے - انگلستان کے فضائی اڈوں سے اڑ کر جرمنی کے دارالحکومت برلین پر ایک اور خوفناک حملہ کیا - اور ایک مشہور "بال بیرنگ" تیار کرنے والی فیکٹری پر بے پناہ بمباری کی - آج تک اس قدر تعداد میں اتحادی لڑاکا طیاروں نے برلین پر روز روشن میں کوئی حملہ نہ کیا تھا - اس حملہ میں ایک سو پچیس جرمن طیارے برباد کر دئے گئے - اتحادیوں کے صرف ۵۳ طیارے کام آئے۔

لنڈن ۱۰ر مارچ - اٹلی کی لڑائی کے بارہ میں سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گشتی سرگرمیاں جاری رہیں - ابھی موسم خراب ہے - اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کرنے کے لئے نو سو بار پرواز کی۔

لنڈن ۱۰ر مارچ - جرمنوں نے کیف سے ایک سو بیس میل جنوب میں ارمان کا شہر خالی کر دیا ہے - روسی فوجوں نے مغرب میں یوکرین کے سارے مورچہ پر ہلہ بول دیا ہے - ڈنیپر کے موڑ میں وہ ایک سو میل بڑھ کر جرمن صفوں میں گھس گئی ہیں - نیز پولینڈ کی ۱۹۳۹ء کی سرحد سے تیس میل اندر پہنچ چکی ہیں۔

واشنگٹن ۱۰ر مارچ - جو امریکن فوج ولڈیز کے جزیرہ پر اتری تھی - وہ آگے بڑھ رہی ہے - مارشل گروپ کے مشرقی جزائر پر بموں کی بارش کی گئی۔

دہلی ۱۰ر مارچ - گذشتہ دو روز میں اتحادی طیاروں نے سنٹرل برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے - اور دشمن کے ۴۶ طیارے برباد کر دئے۔

لنڈن ۱۱ر مارچ - ہالینڈ کے کنارے کے پاس کل برطانی جہازوں نے دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کیا - اس کا ایک کمک کا جہاز غرق ہو گیا - اور ایک تیل لے جانے والے جہاز کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۱ر مارچ - برلین پر امریکن بمباروں نے دن کے وقت جو چار بڑے حملے کئے ہیں - ان میں جس قدر بم دشمن کے ٹھکانوں پر گرائے گئے - ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے - کہ انہیں ہوائی اڈوں تک لے جانے کی دو ہزار لاریوں کی ضرورت پڑی۔

لنڈن - ۱۱ر مارچ - جرمنوں نے کہا ہے - کہ پندرہ سو امریکن اور برطانی سپاہی یوگوسلاویہ میں ڈالمیشیا کے کنارے کی ایک بندرگاہ میں اتر گئے ہیں - اور وہ ایک برطانی جرنیل کی کمان میں ہیں - اتحادی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

واشنگٹن ۱۱ر مارچ - امریکن وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ امریکن گورنمنٹ نے آئرش گورنمنٹ سے کہا تھا کہ اپنے پایہ تخت ڈبلن سے جرمنی و جاپانی سفیروں اور دوسرے سیاسی نمائندوں کو نکال دے - مگر آئرش گورنمنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ضلع تھرپارکر سندھ کی احمدی جماعتوں کا جلسہ

۱۵ر مارچ کو احمدی جماعتوں کا جلسہ محمد آباد (ریلوے سٹیشن ٹالہی) میں ہونا قرار پایا ہے - دوست خود بھی شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو ساتھ لانے کی کوشش کریں - طعام و قیام کا بندوبست جماعت کی طرف سے ہو گا - دوست معمولی بستر ہمراہ لا دیں - امید ہے - مرکز سے مبلغ تشریف لائیں گے۔ خاکسار احمد دین
سیکرٹری تعلیم و تربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ